مقتدی امام کے پیچھے کچھ بھی نہ پڑھے تو نماز کا حکم

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3734

تاریخ اجراء: 18 شوال المکرم 1446ھ / 17 اپریل 2025ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

اگر مقتدی امام کے پیچھے کچھ بھی نہ پڑھے، تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نماز میں پڑھنے سے تعلق رکھنے والی صرف ایک چیز فرض ہے اور وہ ہے قراءت، اور احناف کے نزدیک مقتدی نے قراءت نہیں کرنی ہوتی، اور اس کے علاوہ پڑھنے سے تعلق رکھنے والی چیزیں یا تو واجب ہیں یا سنت و مستحب، اور سنت و مستحب ترک کرنے سے نہ نماز فاسد ہوتی ہے اور نہ سجدہ سہو لازم ہوتا ہے اور نہ نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے، ہاں جان بوجھ کر بلا عذر سنت موکدہ کا ترک کرنا اساءت ہے، جبکہ جن کا پڑھنا واجب ہے مثلاً قعدے میں تشہد کا پڑھنا، اسی طرح جب وتر جماعت سے ادا کرے تو دعائے قنوت پڑھنا وغیرہ ان میں سے کسی کو قصداً چھوڑنے سے نماز فاسد تو نہیں ہوگی لیکن ناقص اور واجب الاعادہ ہوگی اور چھوڑنے والا گنہگار بھی ہوگا۔

در مختار میں ہے

"ترك السنة لا يوجب فسادا ولا سهوا بل إساءة لو عامدا غير مستخف."

ترجمہ: سنت کا ترک نہ نماز کو فاسد کرتا ہے اور نہ ہی سجدہ سہو کو لازم کرتا ہے بلکہ اساءت کو لازم کرتا ہے اگر جان بوجھ کر ہو لیکن استخفاف کی نیت سے نہ ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار، واجبات الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 473، 474، دار الفکر، بیروت)

رد المحتار میں ہے

"قراءة القنوت للمقتدي واجبة"

ترجمہ: مقتدی کے لئے دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، ج 2، ص 10، دار الفکر، بیروت)

در مختار میں ہے

”وبقي من الواجبات۔۔۔ متابعة الإمام“

ترجمہ: کچھ واجبات باقی ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے: امام کی متابعت کرنا۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے

”(قوله ومتابعة الإمام) قال في شرح المنية: لا خلاف في لزوم المتابعة في الأركان الفعلية إذ هي موضوع الاقتداء. واختلف في المتابعة في الركن القولي وهو القراءة؛ فعندنا لا يتابع فيها بل يستمع وينصت وفيما عدا القراءة من الأذكار يتابعه. والحاصل أن متابعة الإمام في الفرائض والواجبات من غير تأخير واجبة، فإن عارضها واجب لا ينبغي أن يفوته بل يأتي به ثم يتابع، كما لو قام الإمام قبل أن يتم المقتدي التشهد فإنه يتمه ثم يقوم لأن الإتيان به لا يفوت المتابعة بالكلية، وإنما يؤخرها، و المتابعة مع قطعه تفوته بالكلية، فكان تأخير أحد الواجبين مع الإتيان بهما أولى من ترك أحدهما بالكلية“

ترجمہ: (مصنف کا قول: امام کی متابعت) شرح منیہ میں فرمایا: اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ارکان فعلیہ میں امام کی متابعت لازم ہے کیونکہ یہی اقتداء کی جگہیں ہیں اور رکن قولی یعنی قراءت میں متابعت میں اختلاف ہے، ہمارے نزدیک اس میں متابعت نہیں کرے گا بلکہ خاموش رہ کر سنے گا اور قراءت کے علاوہ اذکار میں متابعت کرے گا، حاصل یہ ہے کہ فرائض وواجبات میں بغیر کسی تاخیر کے امام کی متابعت واجب ہے، اگر امام کی متابعت کرنے میں کسی واجب کا تعارض پڑے تو (مقتدی) اس واجب کو نہ چھوڑے بلکہ اسے ادا کرے پھر امام کی متابعت کرے، جیسے اگر مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے پہلے امام کھڑا ہو جائے تو مقتدی تشہد مکمل کرے پھر کھڑا ہو کیونکہ تشہد مکمل کرنے میں امام کی متابعت بالکلیہ فوت نہیں ہو گی، بلکہ تشہد مکمل کرنے کی وجہ سے متابعت مؤخر ہو جائے گی لیکن تشہد مکمل کئے بغیر امام کی متابعت کرنے کی صورت میں تشہد بالکلیہ فوت ہو جائے گی، پس دونوں واجبوں کی ادائیگی کر کے ان میں سے کسی ایک واجب کی ادائیگی میں تاخیر کرنا، ان میں سے کسی ایک کو بالکلیہ ترک کرنے سے بہتر ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، ج 1، ص 469، 470، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "سوائے قراءت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔۔۔ جو چیزیں فرض وواجب ہیں، مقتدی پر واجب ہے کہ امام کے ساتھ انہیں ادا کرے، بشرطیکہ کسی واجب کا تعارض نہ پڑے اور تعارض ہو، تو اسے

فوت نہ کرے، بلکہ اس کو ادا کر کے متابعت کرے، مثلاً امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا، تو مقتدی کو واجب ہے کہ پورا کر کے کھڑا ہو۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 519، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام کے پیچھے قصداً واجب چھوڑنے کے متعلق رد المحتار میں ہے

"لو قرأ خلف إمامه كره تحريما ولا تفسد في الأصح۔۔۔ وهل يلزم المتعمد الإعادة جزم ح وتبعه ط بوجوبها"

ترجمہ: اگر مقتدی نے امام کے پیچھے قراءت کی تو اس کا یہ عمل مکروہ تحریمی ہے اور اصح قول کے مطابق اس کی نماز فاسد نہیں ہو گی اور کیا جان بوجھ کر قراءت کرنے والے پر اعادہ لازم ہے؟ تو علامہ حموی نے اعادہ واجب ہونے پر جزم کیا ہے اور علامہ طحطاوی نے ان کی پیروی کی ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 1، صفحہ 470، دار الفکر، بیروت)

اس کے تحت صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فتاوی امجدیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

"فعلم ان الاعادة على المقتدى فی صورة العمد لا فی صورة السهو"

ترجمہ: پس معلوم ہو گیا کہ مقتدی پر نماز کو لوٹانا جان بوجھ کر واجب ترک کرنے کی صورت میں ہے، بھول کر ترک ہونے کی صورت میں اعادہ لازم نہیں۔ (فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 275، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم